126430 - اگر پرورش کرنے والے کے علاوہ نکاح میں کوئی اور ولی نہ ہو

سوال

میں ایک جوان مسلمان لڑکی ہوں جو ایک کافرہ ماں اور باپ کی منہ بولی بیٹی ہے، باپ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے لیکن نہ تو نماز ادا کرتا ہے اور نہ ہی روزے رکھتا ہے، بلکہ رمضان المبارک میں اعلانیہ طور پر دن کے وقت شراب نوشی کرتا ہے اور مجھے پردہ بھی نہیں کرنے دیتا، مجھے شادی کرنے سے بھی روک رہا ہے.
نہ تو میں پردہ کر سکتی ہوں اور نہ ہی کفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص سے شادی کر سکتی ہوں، اس وجہ سے مجھے زدکوب بھی کیا گیا ہے، اور جس علاقے میں رہتی ہوں وہاں شرعی قاضی بھی نہیں، میں جرمنی میں رہتی ہوں.
میں نےایک مسلمان شخص سے ایک مسجد امام مسجد اور اس کے دوست اور دو گواہوں اور ولی کی موجودگی میں شادی کی، کیا اس کی ولایت مجھ سے ساقط ہو جائیگی، وہ میرا والد نہیں اور نہ ہی میں اپنے خاندان کو جانتی ہوں اس ملک میں سوائے اس خاوند کے کوئی اور مسلمان میرا نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نکاح صحیح ہونے کے لیےشرط ہے کہ عورت کا ولی یا اس کی وکیل عقد نکاح کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

اسے عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس مسئلہ میں صحابہ کرام جن میں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہے:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " انتہی

عورت کا ولی اس کا باپ پھر اس کا دادا پھر اس کا بیٹا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر اس کا ماں اور باپ کی جانب سے بھائی پھر صرف باپ کی جانب سے بھائی، پھر بھائیوں کے بیٹے پھر اس کے چچا، پھر چچا کے بیٹے، پھر حاکم "

دیکھیں: المغنی (9 / 355).

لیکن آپ کی کفالت کرنے والا شخص یا جس شخص نے آپ کی پرورش کی اور منہ بولی بیٹی بنایا ہے وہ آپ کا نکاح میں ولی شمار نہیں ہوگا.

اس بنا پر جب آپ کو اپنے اولیاء کے بارہ میں علم ہی نہیں تو آپ کی شادی شرعی قاضی کریگا، اگر وہ نہ ہو تو اسلامك سینٹر کا چئرمین یا امام مسجد یا کوئی عالم دین یا مسلمانوں میں سے عادل شخص.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس عورت کا ولی نہ ہو اگر تو بستی یا محلہ میں حاکم کا نائب ہو تو وہ اسکی شادی کریگا، اور بستی کا نمبردار ، اور اگر ان میں کوئی ایسا امام ہو جس کی لوگ بات تسلیم کرتے ہوں تو عورت کی اجازت سے وہ شادی کر دیگا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 35).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر عورت کا ولی بھی نہ ہو اور حکمران بھی تو امام احمد سے مروی ہے کہ عورت کی اجازت سے کوئی عادل شخص اس کی شادی کر دےگا " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 352).

اس بنا پر الحمد لله آپ کی شادی صحیح ہوئی ہے.

دوم:

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں متبنی یعنی لےپالك اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنانا حرام ہے، اور بچے کی نسبت اپنی طرف کرنی گویا کہ وہ اس کا بیٹا ہے یہ حرام ہے.

لیکن یتیم کی کفالت کرنا بہت عظیم اور اچھا عمل ہے اس کا اجروثواب بہت زیادہ ہے، لیکن اگر کفالت میں بچی ہو اور تو بچی بالغ ہونے کے بعد وہ اس شخص سے پردہ کریگی جو اس کی کفالت کر رہا تھا، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے.

لےپالك اور متبنی اور یتیم کی کفالت میں فرق معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (5201) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن جس شخص نے آپ پراحسان کیا ہے آپ بھی اس کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آئیں، اور اس کا ادب و احترام کریں اور حتی الامکان اس سے رحمدلی اور نرمی کا برتاؤ کرنے کی کوشش کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دین و دنیا کی سعادت و خوشی عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان و اصلاح میں برکت دے.

واللہ اعلم .